21-09-2020

Adil Rashid
Asst. Professor (Urdu) R N COLLEGE
HAJIPUR

موضوع ۔ فیض کی غزل گوئی

Topic - Faiz Ki Ghazal Goi

For M.A Students

Scanned with CamScanner

اصغر کی غزل گوئی

اردو غزل اپنی تمام شدید تنقید کے باوجود اردو شاعری کی آن، بان اور نشان ہے۔ غزل کا دائرہ کافی وسیع ہے اور اس میں گنجائش بہت ہے۔ غزل میں خوشی و غم، ماتم اور شہنائی، فلسفہ اور زندگی سب کچھ سما سکتا ہے، بشرطیکہ وہ ظاہری اور خام شاعر سے بچ کر دل کے آتش کدوں میں نکھر کر سامنے آئے۔ بقول فراق گورکھپوری "غزل کے لئے کوئی موضوع یا مضمون شجر ممنوع نہیں ~~[illegible]~~ البتہ ہر خام غزل کے لئے شجر ممنوع ہے۔"

غزل کو کسی بھی زاویے سے پرکھ کر اپنے زاویہ خیال میں ڈھالا جا سکتا ہے۔ اصغر گونڈوی کی غزل میں فلسفہ طرز مسرت دکھائی دیتی ہے تو عزیز لکھنوی کو ماتم نشینوں کی پاکوبی کی آواز سنائی دیتی ہے۔

Scanned with CamScanner

بقول اصغر گونڈوی

کہ غزل کا شعر اک معنوی ہے رقص میں اصغر
یہاں افسوس گنجائش نہیں فریاد و ماتم کی

وہیں عزیز لکھنوی فرماتے ہیں

غزل اک دائرہ تھا عشق کے ماتم نشینوں کا
مگر یا کربلائے احباب ہے اب وہ حلقہ میں

یہ کہنا بہت مشکل ہے کہ فیض غزل کے شاعر ہیں یا نظم کے۔ فیض
کی غزلیں عمدہ ہیں یا نظمیں - فیض کی غزلوں میں کلاسیکی
اور روایتی بانکپن موجود ہے۔ فیض کے ہاں نظموں اور
قطعات کے مقابلے غزلیں کم ہیں - اگر غزل کی ہیئت کا خیال
ملحوظ رکھیں تو ان کی تعداد 80 کے قریب پہنچتی ہیں -
ان کے مجموعے نقش فریادی میں 14، دست صبا میں
17، زندان نامہ میں 15، دست تہ سنگ میں 11

سرِ وادیِ سینا میں 7، شامِ شہرِ یاراں میں 8، مرے دل مرے مسافر میں دو اور غبارِ ایام میں 7 غزلیں ہیں۔

ان میں بھی کچھ غزل نما نظمیں ہیں اگر انہیں نکال دیا جائے تو غزلوں کی تعداد 70 کے قریب رہ جاتا ہے۔

فیض نے سودا، غالب اور حسرت جیسے شعراء سے فیض حاصل کیا ہے۔ اپنے انٹرویوز میں انہوں نے اس کا اعتراف کیا ہے۔ ان کے ابتدائی رومانی کلام میں مغربی شعراء جن میں براؤننگ، ورڈزورتھ، کیٹس اور شیلے کی شاعری کا بھی اثرات موجود ہیں۔ یہ بھی سچ ہے کہ فیض کی غزلوں پر ان اساتذہ فن کے وہ اثرات ثبت ہو سکے جو ان کے ذاتی تجربات اور تخلیقی مزاج سے ہم آہنگ ہو سکے۔

Scanned with CamScanner

اگر یوں کہا جائے تو بہتر ہوگا کہ فیض ان کے مقلد نہ تھے بلکہ ان زمینوں میں اپنے انداز کی فصلیں اگاتے تھے۔ مثلاً حسرت کی رومانی شاعری کے زیرِ اثر انہوں نے عشقیہ شاعری کی تمثیلی، رنگینی، سادگی، شگفتگی کے ساتھ ان کے جذبے کے والہانہ پن کی یاد تازہ ہو جاتا ہے لیکن ان میں تقلید سے زیادہ تخلیقی نقش کار فرما نظر آتا ہے۔ مثلاً

رنگ پیراہن کا، خوشبو زلف لہرانے کا نام
موسمِ گل ہے تمہارے بام پر آنے کا نام
دوستو! اس چشم و لب کی کچھ کہو جس کے بغیر
گلستاں کی بات رنگیں ہے، نہ میخانے کا نام

فیض کے شروعاتی غزلوں میں اردو کے روایتی اسلوب

Scanned with CamScanner

کا اثر موجود ہے۔ وہ لہجہ ہمارے کلاسیکی شعراؤں مثلاً داغ سے لے کر شیدان و موہانی اور انہیں مدارسوں تک شعرا کا ہے۔ میں ان کا شعر پیش

راز الفت چھپا کے دیکھ لیا
دل بہت کچھ جلا کے دیکھ لیا
اور کیا دیکھنے کو باقی ہے
آپ سے دل لگا کے دیکھ لیا

نقش فریادی کے غزلوں میں وہ شدت نہیں دکھتی جو ان کے بعد کے مجموعے مثلاً دست صبا اور زندان نامہ کی غزلوں میں نظر آتی ہیں۔

صرف موضوع یا زبان کا لسانی شعور نہیں بلکہ فیض کی لفظیات کا ذوق بھی ہے جو مالوس اور نامالوس الفاظ سے مل کر سلیس اردو ھندی اور کبھی فارسی و عربی لفظوں سے آراستہ ہو کر ظاہر ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

روایتی غزلوں میں بھی فیض کا لہجہ نمایاں ہے جس میں داخلیت
کے باوجود احساس کی شدت اور جذبے کے خلوص کے ساتھ سچائی
شاعری کا نکھار بن گئی ہے۔

بقول شان الحق حقی " ادب میں فیض کا وہ مقام ہے کہ ان کا
عمل دوسروں کے لئے مستند اور قابل تقلید ٹھہرے ---- ان
کے شاعرانہ مذاق میں ہمارے تمام کلاسیکی ادب کا رنگ
رچا ہوا ہے، اسی لیے تو ہم ان کی غزل کو اردو غزل کا خلاصہ
کہہ سکتے ہیں۔ "

فیض کی غزلوں کے بعض اشعار جدیدیت کے قریب ہیں لیکن بیشتر
اشعار کلاسیکی اور روایتی ہیں۔ فیض نے ان غزلوں میں
نہ صرف علامتیں اور تراکیب استعمال کی ہیں بلکہ زبان پر بھی
اساتذہ کے اثرات موجود ہیں۔

فیضؔ غزلوں میں روحِ نو نیت سے الفت کا رشتہ بہت دلکش انداز میں طے کرتے ہیں۔ پرانی علامتوں، تشبیہوں اور استعاروں میں نئے معنی بھر کر غمِ جاناں کو غمِ دوراں کا محضر بنا دیتے ہیں۔

فیضؔ کی غزلوں کی زبان بھی اساتذہ غزل کی زبان سے مماثلت رکھتی ہیں جیسے کبھو، آوے، جتلاوے جیسے الفاظ کا استعمال جا بجا دکھائی دیتا ہے۔

فیضؔ کلاسیکی رومانی غزل کی فضا میں سانس لیتے ہیں اور اساتذہ کے لہجے کی استواری اور رنگینی سے فائدہ اٹھاتے ہیں تاکہ مضامین کی آرائش و زیبائش سے اپنے لہجے کو منفرد بنا سکیں۔

اردو غزل میں ردیف سے معنی آفرینی کا کام بہت کم شعرا نے لیا ہے۔ فیضؔ نے اس سے خوب فیض اٹھایا ہے۔

فیضؔ غزل کی زبان اور بعض مقامات پر غزل کی معنی آفرینی میں غالب کی پیروی کرتے نظر آتے ہیں۔ وہ اسلوب و اظہار میں طرح

Scanned with CamScanner

لذت کی خاطر نئی نئی شعری ترکیب تراشتے ہیں اور فضا میں کے نئے نئے
پیرائے تخلیق کرتے ہیں لیکن یہ فلارق ایک دوسرے سے ہٹ کے اور جذبات کا
صورت و سیرت رکھتی ہے اور یہ سارا عمل رومان و حقیقت کی
دلکش فضا میں کچھ اس خوش اسلوبی سے ہوتا ہے کہ قاری کے دل و دماغ
میں چھا جاتا ہے۔

حفیظ نے لہجہ کی تراش میں اجتہاد کے قائل ہیں۔ وہ مروجہ لفظوں میں
جدید معنی پیدا کر دیتے ہیں۔

حفیظ کی غزلوں میں ان کا سماجی فکر ان کے دھیمے دلکش و رومانی لہجہ
میں اس طرح گھل مل جاتا ہے کہ محروم محنت کش اور مظلوم عوامی جذبات
بھی رومان میں ڈھل جاتے ہیں۔ حفیظ کی غزلوں کے خمیر میں تغزل
کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔ وہ حقیقت پسندی کو تخیل پسندی پر
رجائیت کو قنوطیت پر، مسئلہ زندگی کو فلسفہ زندگی پر، عوام کو
خواص پر، تجربے کو روایت و حکایت پر، اجماع کو انفرادیت پر اور
تنقید حیات کو تفسیر حیات پر فوقیت دیتے ہیں۔ ان کی شاعری

Scanned with CamScanner

میں مشرقی اور مغربی شاعری کے مثبت اثرات موجود ہیں۔ فیض کی
غزلوں میں اشاروں، کنایوں اور علامتوں میں عوام اور انسانی زندگی
کے سماجی، سیاسی، معاشی اور عشقیہ پہلوؤں کے سچے جلوے
نظر آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ن۔م۔ راشد نے فرمایا تھا کہ
" فیض کسی مرکزی نظریہ کا شاعر نہیں بلکہ احساسات کا شاعر
ہے۔" اختصار کی گنجائش رکھتا ہے۔
بقول عبادت بریلوی " فیض کی ان نظموں اور غزلوں میں ان علامتوں
اور اشاروں کے ساتھ ساتھ تشبیہوں اور استعاروں کو چمکا دینے والا
استعمال بھی دامن دل کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ یہ تشبیہیں اور استعارے
فیض کے تخیل کی بلندی پرواز اور اس کے اچھوتے پن پر دلالت
کرتے ہیں اور مجموعی طور پر نئے پیکروں کو تراشنے میں ممد و معاون
ہوتے ہیں۔ علامتوں اور اشاروں کی طرح ان سے بھی معنوی وضاحت
ہوتی ہے۔ اس سے اس کی نوعیت بھی مشخص ہے۔ وہ صرف
کے

حسن پیدا کرنے کے دو پہلو ہیں، ان میں ایک افادیت کا خیال بھی ہے،
اور یہی ان کی سب سے بڑی خوبی ہے"۔

فیض نے دوسرے ترقی پسند شاعروں کی طرح غزل کو رد نہیں کیا بلکہ
اسے عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کیا۔ فیض کی شاعری نے اپنے عہد اور
آئندہ کی نسلوں کو نمایاں جدید اور تر لہجہ دیا ہے۔ فیض کی شاعری
نے مشعل راہ کا کام کیا ہے۔

Scanned with CamScanner